تفسیر محمدیؐ: ادبی جہات

ڈاکٹر مقبول حسن گیلانی*

Abstract:

This article throws light on a learned and a competent scholar of Quran, Hafiz Muhammad Barak Allah. His early life and family life has been discussed. Hafiz Barak Allah had written a Tafseer of Quran "Tafseer-e-Muhammadi" in Punjabi Language and employed and used great works of religious scholars of that time. There has been no serious research done on works of Hafiz Barak Allah previously and it is time to acknowledge his erudite and religious insight. His work is a proof that his position among religious scholars must be defined.

تفسیر محمدیؐ پنجابی زبان وادب کا قیمتی سرمایہ ہے۔اس تفسیر میں حافظ محمد بارک اللہ نے جہاں قرآن مجید سے عقیدت کا ثبوت دیا ہے وہاں پنجابی زبان سے بھی والہانہ محبت کا اظہار کیا ہے جوان کی مادری زبان ہے۔اللہ تعالی نے بھی آسمانی کتابیں انبیا کرام کی مادری زبانوں میں نازل فرمائیں۔قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے۔

ومن اٰیتہ خلق السموتِ والارضِ واختِلاف السِنتِکم والوانِکم اِن

فِی ذلکِ لاٰیت لِلعلِمین

اوراس کی نشانیوں میں سے ایک اہم نشانی (آسمان اورزمین) کی اس عظیم الشان کائنات کا پیدا کرنا بھی ہے اورتمہاری زبانوں اور رنگتوں کا باہم اختلاف بھی بیشک اس میں بھی بڑی بھاری نشانیاں ہیں علم کی روشنی رکھنے والوں کے لئے۔(۱)

قرآن حکیم میں عربی کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کسی بھی قومی زبان کے دوسری زبانوں کے ساتھ وسیع تعلقات کا اصول سمجھا دیا گیا ہے۔(۲)

---

* یونیورسٹی آف ایجوکیشن، ملتان کیمپس، ملتان۔

اللہ تعالی نے دین اسلام کو ایک مکمل ضابطہ حیات قرار دیا۔ اسلام کے مطابق زندگی گزارنے والوں کو خوشخبری اوراس سے روگردانی کرنے والوں کو خسارہ پانے والا قرار دیا۔

ومن یبتغِ غیر الاسلامِ دِینا فلن یقبل مِنه وھو فِی الاخِرۃ مِن الخسِرِین

اور جس نے اسلام کے سوا کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں یقیناً خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ **(۳)**

اللہ تعالی نے انسان کی ہدایت کے لیے ہزاروں انبیا مبعوث فرمائے جو رشد و ہدایت کے چراغ روشن کرتے رہے یہاں تک کہ سلسلہ نبوت حضرت محمدؐ پر آ کر ختم ہوا۔ آپؐ کی اطاعت اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

من یطِعِ الرسول فقد اطاع اللہ ومن تولٰی فما ارسلنک علیھِم حفِیظا

جس نے رسول کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور پھر گیا) راہ حق سے (تو ہم نے آپ کو) اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم (!ان لوگوں پر کوئی پاسبان بنا کر نہیں بھیجا۔ **(۴)**

رسول کریم ﷺ کی اصل اطاعت اپنے آپ کو رسول خدا حضرت محمد ﷺ کی سیرت و کردار کے مطابق ڈھالنا ہے۔ پہلے خود کتاب و سنت پر عمل کرنا ہے اور پھر اللہ تعالی کے پیغام کو انسانوں تک پہنچانا ہے۔ قرآن میں ارشادِ باری تعالی ہے۔

یٰایھا الرسول بلِغ مآ انزِل اِلی مِن ربِک واِن لم تفعل فما بلغت رِسالتہ واللہ یعصِمک مِن الناسِ اِن اللہ لا یھدِی القوم الکٰفرین

اے پیغمبر !(پورے کا پورا) پہنچا دو اس پیغام کو جو کہ اتارا گیا آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے، اور اگر (بالفرض) آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اس کی رسالت) و پیغمبری (کا حق ادا نہیں کیا، اور) لوگوں سے نہ ڈرنا کہ (کہ اللہ آپ کی حفاظت فرمائے گا لوگوں) کے شر) سے بیشک اللہ ہدایت (کی دولت) سے سرفراز نہیں فرماتا۔ **(۵)**

حضرت محمد ﷺ خاتم النبین ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں لہذا اس پیغام ہدایت کو دوسروں تک پہنچانا فریضہ امت ہے۔ خاص طور پر اہل علم اور علما کرام پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ رسول خدا ﷺ کا فرمان ہے۔

العلماء ورث الانبیاء (الحدیث)

علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

اللہ تعالی نے امت محمدیہ میں بے شمار ایسی ہستیوں کو پیدا کیا جنہوں نے قرآن وسنت پر عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو سیرت النبیؐ کے سانچے میں ڈھالا اور رضائے الٰہی کی خاطر مشکلات ومصائب کو برداشت کیا۔ان کے قول اور فعل نے لوگوں کے قلوب اور اذہان کو تبدیل کر دیا۔حافظ محمد بارک اللہ ہی ان نابغہ روزگار ہستیوں میں سے تھے جنہوں نے اپنی زندگیاں دین اسلام کی سربلندی کے لئے وقف کر دیں۔انبیا کی وراثت کا حق ادا کرتے ہوئے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے میدان کارزار میں قدم رکھا اور اپنی خداداد صلاحیتوں کو دین خدا کے راستے میں صرف کیا۔

حافظ محمد بارک اللہ ھ بمطابق عیسوی ضلع فیروز پور کے علاقے لکھوکے میں پیدا ہوئے۔(٦)

مولا بخش کشتہ کے مطابق پیدائش ۱۲۱۳ہجری ہے (۷)۔مولانا معین الدین لکھوی ستارہ امتیاز کے مطابق آپ کی ولادت ۱۲۲۱ہجری یا ۱۲۲۵ہجری ہے۔اس کے بعد لکھتے ہیں صحیح سن ولادت معلوم نہیں ہو سکا۔(۸)

اردو دائرہ معارف اسلامی کے مطابق حافظ بارک اللہؒ ۱۲۲۳ء میں موضع لکھوکے ضلع فیروز پور، بھارت میں پیدا ہوئے (۹)۔عبدالغفور قریشی اپنی کتاب پنجاب ادب دی کہانی میں رقمطراز ہیں کہ حافظ محمد بارک اللہ ۱۲۱۳ھ بمطابق ۱۸۱۵ء پیدا ہوئے اور ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۸۹۴ء کو فوت ہوئے۔حافظ بارک اللہؒ کی تاریخ پیدائش میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن آپ کی عمر اور تاریخ وفات میں کوئی اختلاف نہیں آپ کی عمر ۹۰ برس تھی اور آپ کی تاریخ وفات ۱۳۱۱ ہے لہذا اگر ۱۳۱۱ہجری میں سے ۹۰ منہا کر دیا جائے تو آپ کی تاریخِ ولادت ۱۲۲۱ھ معلوم ہو جاتی ہے۔اس سلسلہ میں مولانا محمد ابراہیم خلیل رقمطراز ہیں حافظ صاحب کی تاریخ پیدائش ۱۳۱۱ھ ہے اگر اس سے ۹۰ منہا کر دیئے جائیں تو ۱۲۲۱ھ ان کی تاریخ پیدائش مل جاتی ہے۔(۱۰)

عبدالغفور قریشی آپ کے خاندان کے بارے میں لکھتے ہیں ''یہ گھرانہ قرآن مجید کے حافظ، دین کے جاننے والے، شریعت پر چلنے والے، حق حلال اور محنت ومشقت کے ساتھ روٹی کھانے والوں کا تھا''(۱۱) حافظ محمد بارک اللہ عربی، فارسی، فقہ، تفسیر اور صرف ونحو کا علم اپنے والد ماجد سے پڑھا حدیث کا علم شاہ عبدالغنی اور مولانا احمد علی سہارنپوری سے حاصل کیا۔

مولا بخش کشتہ لکھتے ہیں ''انہوں نے والد صاحب کے راستے پر چلتے ہوئے واعظ، نصیحت، درس اور شاعری کے ذریعے لوگوں میں دین کے احکام کی تلقین کرتے رہے''**(۱۲)**۔

حافظ صاحبؒ کے والد گرامی حافظ بارک اللہ کے خاندان شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے ساتھ بڑے اچھے مراسم تھے۔حافظ بارک اللہ دہلی میں اپنے پیرو مرشد حضرت مولانا غلام علی دہلوی سے ملاقات کے لیے اکثر جاتے رہتے تھے۔اور یہ دور شاہ ولی اللہ کا آخری اور شاہ عبدالعزیز کا ابتدائی زمانہ تھا۔اس وقت شاہ ولی اللہ کا خاندان تبلیغ دین کی وجہ سے بہت شہرت حاصل کر چکا تھا۔اور رشد وہدایت کا روشن آفتاب بن کر ہندوستان میں روشنی پھیلا رہا تھا۔حافظ بارک اللہ کا اس خاندان سے باقاعدہ استفادہ کرنا اگرچہ کسی تاریخی حوالے سے ثابت نہیں تاہم ان کے مدارس میں آنا جانا اور میل ملاقات کا سلسلہ ضرور رہا ہے۔

حافظ محمد صاحبؒ نے اپنی تبلیغی و تصنیفی سرگرمیوں کا آغاز کرنے کے پنجاب کا علاقہ منتخب کیا۔اور جس طرح سید نذیر حسین محدث دہلوی، نواب صدیق حسن خان، مولانا ولایت علی صادق پوری اور دوسرے اکابرین نے حضرت شاہ ولی اللہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے شاہ اسماعیل شہید اور سید احمد شہید نے مشن کو پوری گرمجوشی سے جاری رکھا۔اور تجدید واحیا دین کے لیے بھرپور محنت و جانفشانی سے کام کیا۔اسی طرح حافظ محمد بن بارک نے جدوجہد اور کوشش کر کے اہل پنجاب کی اصلاح وتربیت کا بیڑا اٹھایا اور عوام الناس کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کروانے کے لیے یک سوئی کے ساتھ مصروف عمل ہو گئے۔

حافظ بارک اللہ بہت اچھے شاعر تھے آپ کے شاگردوں میں مولوی محی الدین، مولوی عبدالسلام، مولوی شاد، واعظ حافظ غلام رسول وزیر آبادی، مولوی عبید اللہ بہاولپوری اور مولوی محمود شاہ بہت مشہور ہیں **(۱۳)**۔

حافظ صاحب کی کتاب احوالِ الآخرت سے کچھ شعر قیامت کے آغاز بارے ملاحظہ فرمائیے۔

اچا چیت صبح دے ویلے سن سن نفخہ صور — روز جمعہ دا ہوسی نالے دھواں روز عاشور
آپو اپنیاں کماں اندر شاغل ہوسن سارے — کوئی ویچے کوئی لیوے سودا بھی کوئی ڈنگر چارے
آدم جن فرشتے ڈنگر کجھ نہ رہسی بھائی — ملک الموت ابلیسے ڈھونڈے رھسے جان بچائی **(۱۴)**

حافظ محمد بارک اللہ نے علاقے کے عوام کی زبان ورجحان کو مدنظر رکھتے ہوئے بہترین انداز میں دینی مسائل کی تشریح کی تاکہ لوگوں کے لیے دین اسلام کو سمجھنا آسان ہو جائے۔اور لوگ بآسان دین اسلام پر عمل پیرا ہو سکیں۔چنانچہ آپ نے فہم وبصیرت سے کام لیتے ہوئے پنجابی لوگوں کی تربیت واصلاح کے لیے پنجابی شاعری کو ظاہر بیان کا ذریعہ بنایا۔

شاعری کو اظہار بیان کا ذریعہ بنانے کی بنیادی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ کسی بھی زبان میں شاعری اظہار بیان کا موثر ذریعہ ہوتی ہے۔اور عوام الناس کے قلوب واذہان کے لیے مہمیز کا درجہ رکھتی ہے۔ قدیم وجدید شعرا کی عوام کے اندر بہت مقبول ہیں۔خصوصا پنجاب کے لوگوں کے اندر منظوم پنجابی لوک داستانیں مثلا ہیر وارث شاہ بہت مقبول ہے۔

حافظ صاحب نے دین کے مسائل کو موثر طریقے سے سمجھانے کے لیے شاعری کی زبان کا انداز اپنایا ہے۔اور آپ کی اکثر تصانیف منظوم پنجابی زبان میں ہیں۔جیسا کہ احوال الآخر اور زینت الاسلام حصہ اول اور حصہ دوئم بہت شہرت ومقبولیت کی حامل کتابیں ہیں۔

آپ کی تصانیف میں سب سے نمایاں قرآن مجید فرقان حمید کی منظوم پنجابی زبان میں تفسیر ہے جو موضح فرقان کے تاریخی نام سے تالیف کی گئی اور تفسیر محمدی کے نام سے مشہور ہے۔

اس تفسیر کا آغاز حافظ صاحب نے ۱۲۸۶ھ بمطابق ۱۸۶۹ء کو کیا تھا۔اور دس سال یعنی شوال ۱۲۹۶ھ بمطابق ۱۸۷۹ء کو تکمیل کو پہنچی۔اور اس تفسیر کی پہلی منزل آغاز کار سے دو سال کے اندر ۱۲۸۸ھ بمطابق ۱۸۷۱ء میں پہلی مرتبہ شائع ہو چکی تھی۔اس کے بعد اس تفسیر محمدی حال ہی میں تقریباً پچھتر سال بعد رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰۰۲ء مکمل سات جلدوں میں شائع ہو چکی ہے(۱۵)۔

تفسیر محمدی آپ کی تصانیف کا شاہکار ہے اس کے علاوہ آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں۔

◆ ابواب الصرف	◆ احوال الآخر	◆ انواع محمدی
◆ انواع مولوی بارک اللہ	◆ حاشیہ بر انواع مولوی عبداللہ لاہوری	◆ حاشیہ بر مشکوالمصابیح
◆ حاشیہ سنن ابوداؤد	◆ حصن الایمان	◆ خواجہ نامہ
◆ ردِ نیچری	◆ زینت الاسلام حصہ اول۔حصہ دوم	◆ سیف السنہ
◆ شیر طریقت	◆ عجالہ ضادیہ	◆ علم الصرف
◆ علم المعانی	◆ علم النحو	◆ فارسی ترجمہ رسالہ تطہیر الاعتقاد
◆ فرقہ اسماعیلیہ	◆ فضائل ابوحنیفہ	◆ قوانین صرف
◆ قصہ شیخ قصوری	◆ کھیتی	◆ محاسن الاسلام
◆ محامد الاسلام	◆ موت کا گڑدا	◆ وصیت نامہ اول
◆ وصیت نامہ دوم	◆ عقائد محمدیؑ	

مندرجہ بالا تصانیف میں سے اکثر زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں اور چند ایک آج کل بھی باقاعدہ

شائع ہورہی ہیں۔جن میں سے احوال الآخر، زینت الاسلام اور ابواب الصرف سرفہرست ہیں۔آپ کی شاہکار تصنیف ''تفسیر محمدی'' کے علاوہ ابواب الصرف بھی آپ کا بے مثل کارنامہ ہے۔جس کے نتیجے میں پورے عجم کے لیے عربی زبان سیکھنا آسان ہوگیا۔

''تفسیر محمدی'' آپ کا ایسا کارنامہ ہے جس نے پورے پنجاب خصوصا دیہاتی علاقے میں عام لوگوں کے لیے قرآن فہمی کو آسان کیا۔تفسیر اور دیگر تصانیف میں پنجابی زبان کو ذریعہ اظہار بنانے کی وجہ بھی یہی معلوم ہوتی ہے کہ آپ کے خصوصی طور پر مدنظر پنجاب کے لوگوں کی اصلاح تھی۔آپ کی تصانیف جامعیت اور اختصار کی خوبیوں سے مزین ہیں جن سے عام الناس اور اہل علم یکساں طور پر استفادہ کرسکتے ہیں۔

مندرجہ بالا حقائق کے پیش نظر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی ایک عظیم مصلح اور بلند پایہ عالم اور مفسر قرآن تھے۔آپ کی دینی و علمی مساعی بلا شبہ قابل قدر ہیں۔آپ کا گراں مایہ تصنیفی ذخیرہ، قیمتی سرمایہ اور بیش قیمت علمی خزانہ ہے۔لیکن موجودہ دور میں عوام اور علمی و ادبی حلقوں کی نظروں سے اوجھل ہے۔ لہذا ضرورت اس امر کی تھی کہ آپ کی شخصیت اور آپ کی علمی خدمات کو موثر تحقیق کے ذریعے منظر عام پر لایا جائے تاکہ بیش قیمت علمی سرمایہ جدید علمی و ادبی حلقوں کی نظروں میں آسکے اور جدید محققین کو رہنمائی حاصل ہوسکے۔

ماٰخذ تفسیر محمدی اور ان کا علمی مقام

حافظ محمد بن بارک اللہ اپنی تفسیر کے اہم ماٰخذ پر روشنی ڈالتے ہوئے ''تفسیر محمدی'' کے دیباچہ کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

تفسیر مظہری بہت عمدہ ہے۔تصنیف قاضی ثناءاللہ پانی پتیؒ دی یعنی شان نزول آیات دے تے اختلاف اقوال اہل علم دے وچہ اس تفسیر پنجابی دے اکثر تفسیر معالم التنزیل تھیں لکھے گئے ہیں۔اگرچہ بعض جگہ نام کتاباں دا مذکور نہیں، تے جو مسئلہ سوا معالم دے ہور کتاباں تھیں لکھیا گیا ہے اوتھے نام کتاب منقول عنہ دا ضرور ہوویگا۔جویں تفسیر مظہری تے عباسی نے موضح القرآن تے تفسیر عزیزی تے تفسیر جلالین تے بضاوی تے تفسیر مدارک تے تفسیر کبیر تے احمدی نے الفوز الکبیر تے مانند انہاندی اپیر اکثر مطالب حاشیے دے مظہری تھیں لکھے گئے ہیں تے وچہ حل دے بھی معالم تھیں پچھے مظہری تھیں منقول ہیں۔الا ماشاءاللہ۔

- فتح الرحمٰن۔شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ
- ترجمہ شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ
- موضح القرآن۔شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ
- تفسیر عزیزی۔شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ

- تفسیر معالم التنزیل محی السنۃ ابو محمد حسین بن مسعود الفرا البغوی ؒ
- تفسیر مظہری۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی
- تفسیر کبیر۔ امام فخر الدین رازی ؒ
- تفسیر البیضاوی۔ عبداللہ بن عمر بن محمد بیضاوی ؒ
- تفسیر مدارک۔ عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی ؒ
- تفسیر جلالین۔ جلال الدین محلی وجلال الدین سیوطی
- تفسیر در ریعنی درمنثور جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی ؒ
- احمدی۔ احمد بن ابو سعید ملا جیون ؒ
- الفوز الکبیر۔ شاہ ولی اللہ ؒ
- تفسیر الکشاف۔ محمود بن عمر
- تفسیر زاہدی۔ میر محمد بن زاہد قاضی محمد اسلم ہروی

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا ترجمہ فتح الرحمٰن برصغیر پاک و ہند میں قرآن فہمی کا سب سے پہلا ذریعہ ہے۔ حافظ صاحب نے بھی اپنی تفسیر میں شاہ ولی اللہ کے ترجمہ کو بنیاد بنا کر قرآن مجید کا پنجابی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ حافظ بارک اللہ نے شاہ رفیع الدین کے بلند پایہ ترجمہ قرآن سے بھی استفادہ کیا اور اس کے اعلیٰ مقام ومرتبہ اور عام فہم ہونے کی وجہ سے اپنی تفسیر کے ماخذ کے طور پر شاہ ولی اللہ کے ترجمہ کے بعد اولیت دی ہے۔ اپنی تفسیر محمدی میں پنجابی ترجمہ کرتے ہوئے شاہ رفیع الدین کے ترجمہ کو بھی ملحوظ رکھا ہے۔ تفسیرِ محمدی کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

پر اکثر شاہ ولی اللہ ترجمہ اول سطرے والا　　وچہ بعضے جا لحاظ رفیع الدین دے ترجمے والا (۱۶)

حافظ محمد بارک اللہ نے شاہ عبدالقادر دہلوی کے ترجمہ کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر اپنی تفسیر محمدی میں قرآن مجید کا ترجمہ کرتے ہوئے شاہ صاحب کے ترجمہ کو بھی ملحوظ رکھا ہے تاکہ پنجاب کی عوام کو قرآن فہمی میں آسانی ہو۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی تفسیر عزیزی کی علمی افادیت کے پیش نظر حافظ بارک اللہ نے اس سے بھی استفادہ کیا ہے اور جگہ جگہ تفسیرِ عزیزی کے حوالے بھی دیئے ہیں (۱۷) تفسیر معالم التنزیل کے طریق تفسیر کے بارے میں حافظ محمد بن بارک اللہ صاحب اپنی تفسیر کے دیباچے میں فرماتے ہیں۔

عبداللہ بن عباس کنوں اوہ اکثر نقل لیایا　　جو سب یاراں تھیں وڈا مفسر افضل امت پایا
جسنوں کہیا پیغمبر دہہ تس علم کتاب خدایا　　بھی دینی سمجھ فقہ دی اسنوں تاہیں رتبہ پایا

حافظ صاحب مزید لکھتے ہیں۔

معالم والا محی السنہ اہل حدیث ایہائی　　پنجویں صدی اندر اوس عمدہ ایہ تفسیر بنائی
اصحاباں ہور تابعینا ندا مذہب اکثر لیاوے　　یا نال حدیث کرے تفسیر آیت دی جتھے پاوے

تفسیری محمدی کا ایک اور اہم ماخذ تفسیر مظہری ہے۔ حافظ صاحب تفسیر معالم التنزیل کے بعد سب سے

زیادہ استفادہ کیا ہے اور آیات کا شان نزول انہیں دو تفسیروں سے اخذ کیا ہے۔اس بارے میں آپ فرماتے ہیں۔

اس تھیں پچھے شان نزول معالم کنوں لیاندے　　　　جو مظہری کنوں یا ہور کتابوں لکھے نام تھاندے (۱۸)

تفسیر مفاتیح الغیب جو تفسیر کبیر کے نام سے مشہور ہے ایک علمی تفسیر ہے۔حافظ بارک اللہ نے اس تفسیر کی خوبیوں کے باعث استفادہ کیا اور مختلف مذاہب کے عقائد و نظریات کو واضح کرنے کے لیے اپنی تفسیرِ محمدی میں تفسیرِ کبیر کے حوالے بھی دیئے ہیں۔

صاحب تفسیر محمدی حافظ محمد بن بارک اللہ نے علامہ بیضاوی کی تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل سے استفادہ کیا اور اپنی تفسیر محمدی میں کئی مسائل کی تشریح میں تفسیر بیضاوی کے حوالے بھی دیئے ہیں۔

حافظ محمد نے فقہی مذاہب ومسالک کے نظریات وعقائد اوران کے نقطہ ہائے نظر کو سمجھنے کی غرض سے تفسیر مدارک سے بھی استفادہ کیا۔

جلال الدین سیوطی کی تفسیر جو ''درمنثور'' کے نام سے مشہور ہے یہ ایک مستند تفسیر ہے جس میں صرف تفسیری اقوال وآثار پر اکتفا کیا گیا ہے اور اپنی رائے کو جگہ نہیں دی گئی۔انہیں خوبیوں کے پیشِ نظر حافظ محمد بارک اللہ نے تفسیر درمنثور سے بھی استفادہ کیا ہے۔

علاوہ ازیں حافظ بارک اللہ نے تفسیر احمدی اور شاہ ولی اللہ کی کتاب الفوز الکبیر فی اصول تفسیر سے بھی استفادہ کیا ہے۔تفسیر الکشاف علامہ زمخشری کی تفسیر ہے جو ایک خالص عقلی اور معقولیت پسند تفسیر ہے جس میں عقل کا پورا پورا عمل پایا جاتا ہے۔ اس عقلی تفسیر سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ میر محمد زاہد بن قاضی محمد اسلم ہروی، کابلی، ہندی کی تفسیر زاہدی سے بھی حافظ محمد بارک اللہ نے استفادہ کیا۔

مذکورہ بالا مآخذ کے علاوہ تفسیر عباسی جو کہ حضرت عبداللہ ابن عباس کی تفسیری روایات کی طرف نشاندہی کا اس دور میں اسلوب تھا۔ایک مآخذ ہے۔اس کے علاوہ غنی الطالبین، الاتقان، فقہ اکبر، ایضاح الحق جیسی مشہور کتب بھی ''تفسیر محمدی'' کے ماخذ میں شامل ہیں۔

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تفسیر محمدی کے مصنف حافظ محمد بارک اللہ اوران کی تفسیر کا علمی مقام ومرتبہ بہت بلند ہے اس شاہکار پنجابی تفسیر تفسیر محمدی کا ادبی پہلو بھی نمایاں ہے۔مابعد طبیعاتی مسائل میں اس تفسیر کا اسلوب بھی خوب ہے آیات کے شانِ نزول، محکمات متشابہات، ناسخ ومنسوخ کو تحقیق کی بنیاد پر رقم کیا گیا ہے۔اصول تفسیر کو بھی مدِ نظر رکھا گیا ہے اس لیے بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ تفسیر محمدی کے مصنف اور ماخذ علمی معیار پر پورے اترتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ القرآن، سورۃ الروم،۲۲:۲۱

۲۔ علم وفن، ادارہ فروغِ قومی زبان، اسلام آباد، شمارہ ۲،۳،۲۰۳۱،ص۲۵

۳۔ القرآن، سورۃ آل عمران،۳:۸۵

۴۔ القرآن، سورۃ النسا،۴:۸۰

۵۔ القرآن، سورۃ المائدہ،۶۷:۵

۶۔ غازی، نذیر احمد، تحقیقی مقالہ پنجابی زبان وچ قرآن شریف دے ترجمے تے تفسیراں، اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور،۱۹۷۲،ص۲۴۔

۷۔ مولابخش کشتہ، میاں، پنجابی شاعراں دا تذکرہ، عزیز پبلشرز، اردو بازار لاہور، ۱۹۸۸،ص۱۷۳۔

۸۔ لکھوی، محمد حمود، تحقیقی مقالہ پی ایچ ڈی، حافظ محمد بن بارک اللہ کا تفسیری منہج، لاہور، پنجاب یونیورسٹی،۲۰۰۴،ص۲۳۔

۹۔ اردو دائرہ معارف اسلامی، دانش گاہ پنجاب، لاہور،۱۹۶۲، ج۱۹،ص۵۱۷ (بذیل مادہ محمد لکھوی)

۱۰۔ لکھوی، محمد حمود، تحقیقی مقالہ پی ایچ ڈی، حافظ محمد بن بارک اللہ کا تفسیری منہج، لاہور، پنجاب یونیورسٹی،۲۰۰۴،ص۲۳۔

۱۱۔ قریشی، عبدالغفور، پنجابی ادب دی کہانی، عزیز بک ڈپو، چوک اردو بازار لاہور،۱۹۷۲،ص۳۳۸۔

۱۲۔ مولابخش کشتہ، میاں، پنجابی شاعراں دا تذکرہ، عزیز پبلشرز، اردو بازار لاہور، ۱۹۸۸،ص۱۷۱۔

۱۳۔ غازی، نذیر احمد، تحقیقی مقالہ پنجابی زبان وچ قرآن شریف دے ترجمے تے تفسیراں، اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور،۱۹۷۲،ص۲۷۔

۱۴۔ ایضاً،ص۲۷۔

۱۵۔ لکھوی، محمد حمود، تحقیقی مقالہ پی ایچ ڈی، حافظ محمد بن بارک اللہ کا تفسیری منہج، لاہور، پنجاب یونیورسٹی،۲۰۰۴،ص۱۵۔

۱۶۔ تفسیر محمدی، جلد اول، ص۸۔

۱۷۔ لکھوی، محمد حمود، تحقیقی مقالہ پی ایچ ڈی، حافظ محمد بن بارک اللہ کا تفسیری منہج، لاہور، پنجاب یونیورسٹی،۲۰۰۴،ص۲۴۳

۱۸۔ تفسیر محمدی، جلد اول،ص۱۶۔

کتابیات

۱۔ فتح الرحمٰن۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ۔

۲۔ موضح القرآن۔شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ۔

۳۔ تفسیر مظہری۔قاضی ثناءاللہ پانی پتیؒ۔

۴۔ تفسیر کبیر۔امام فخرالدین رازیؒ۔

۵۔ تفسیر جلالین۔جلال الدین محلی وجلال الدین سیوطیؒ۔

۶۔ الفوزالکبیر۔شاہ ولی اللہؒ۔

۷۔ تفسیرالکشاف۔محمود بن عمر زمخشریؒ۔

۸۔ ضیاالقرآن۔پیر کرم شاہ الازہریؒ۔